عیدالاضحیہ

قربانی کی حقیقت اور اس کے متعلق ضروری احکام

خداتعالیٰ کے فضل و کرم سے وہ عظیم الشان دن چند روز کے بعد آنے والا ہے جو کہ عیدالاضحیہ یعنی قربانی کا دن کہلاتا ہے اور جو ایک بہت بڑی یادگار ہونے کی وجہ سے ہر مومن کو حقیقی قربانی کا سبق دیتا ہے وہ بہت بڑی یادگار ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قربانی ہے آپ کو اللہ تعالیٰ نے رؤیا میں یہ نظارہ دکھایا کہ آپ اپنے بیٹے حضرت اسماعیلؑ کو ذبح کر رہے ہیں۔ اس رؤیا کو پورا کرنے کے لئے آپ چھری لے کر حضرت اسماعیلؑ کو ذبح کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ اور قریب تھا کہ آپ اپنے لختِ جگر کو خدا تعالیٰ کی راہ میں ذبح کر دیتے۔ کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے قد صدقت الرؤیا (تو نے اپنا رؤیا پورا کر دیا) کی ندا آئی۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کے عشق کے جذبہ کا یہ ایک اعلیٰ ترین نمونہ تھا۔ اس لئے اسلام یہ نمونہ بتلا کر ہر مومن سے قربانی کا مطالبہ کرتا ہے۔ ایسی قربانی کا کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں کسی عزیز سے عزیز چیز کو پیش کرنے سے دریغ نہیں ہونا چاہیئے۔

موجودہ زمانہ میں عام مسلمانوں نے ناواقفیت اور دین سے بے خبری کی وجہ سے قربانی کی حقیقت صرف یہ سمجھ رکھی ہے کہ چند روپے قیمت پر خرید کر جانور ذبح کر دیا جائے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لن ینال اللہ لحومھا ولا دماؤھا ولٰکن ینالہ التقوٰی منکم (سورۃ الحج ع ۵) یعنی خداتعالیٰ کو تمہاری ان قربانیوں کا نہ تو گوشت پہنچتا ہے۔ اور نہ لہو۔ ولٰکن ینالہ التقوٰی منکم۔ خدا کو تمہارا تقویٰ۔ فرمانبرداری۔ اخلاص اور محبت الٰہی کی روح پہنچتی ہے۔ دراصل مومن کو اس قربانی سے یہ سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ کہ جانور کے گلے پر جب چھری رکھے۔ تو وہ اپنے نفس پر بھی چھری پھیرنے کے لئے تیار ہو۔ اور جس طرح جانور ذبح کرنے والے کے آگے اپنا سر ڈال دیتا ہے۔ اسی طرح وہ بھی سچے دل اور اخلاص کے ساتھ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے آگے ڈال دے۔ یہ وہ جذبہ ہے جو ہر ایک مومن کو اس قربانی کے ذریعہ اپنے اندر پیدا کرنا چاہیئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قربانی کی حقیقت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اسی وجہ سے ان ذبح ہونے والے جانوروں کا نام قربانی رکھا گیا ہے۔ کیونکہ حدیثوں میں آیا ہے۔ کہ یہ قربانیاں خداتعالیٰ کے قرب اور ملاقات کا موجب ہیں۔ اس شخص کے لئے کہ جو قربانی کو اخلاص اور خداپرستی اور ایمانداری سے ادا کرتا ہے اور یہ قربانیاں شریعت کی بزرگتر عبادتوں میں سے ہیں۔ اور اسی لئے قربانی کا نام عربی میں نسیکہ ہے۔ اور نسک کا لفظ عربی زبان میں فرمانبرداری اور بندگی کے معنوں میں آتا ہے۔ اور ایسا ہی یہ لفظ یعنی نسک ان جانوروں کے ذبح کرنے پر بھی زبان مذکور میں استعمال پاتا ہے۔ جن کا ذبح کرنا شروع ہے"

(خطبہ الہامیہ صفحہ ۳)

پھر فرماتے ہیں:۔

"جس نے اپنی قربانی کی حقیقت کو معلوم کر کے قربانی ادا کی اور صدق دل اور خلوصِ نیت کے ساتھ ادا کی۔ پس بہ تحقیق اس نے اپنی جان اور اپنے بیٹوں۔ اور اپنے پوتوں کی قربانی کر دی اور اس کے لئے اجر بزرگ ہے۔ جیسا کہ ابراہیم کے لئے اس کے رب کے نزدیک اجر تھا"

(خطبہ الہامیہ ص ۱۲-۱۳)

ہر احمدی کو عیدالاضحی کی تقریب اسی نیت۔ اسی ارادہ اور اسی جذبہ کے ماتحت منانی چاہیئے۔ نیز حسب ذیل شرعی احکام پر عمل کرنا چاہیئے

۱۔ قربانی کا ارادہ رکھنے والا شخص اگر حاجیوں کی طرح ماہ ذوالحجہ کا چاند دیکھ کر قربانی تک حجامت نہ بنوائے یعنی نہ ناخن کٹوائے۔ نہ بال ترشوائے۔ تو یہ امر مستحب اور موجب ثواب ہے۔

۲۔ نماز عید ادا کرنے سے قبل قربانی کے جانور کا ذبح کرنا درست نہیں۔ اگر کوئی ایسا کرے۔ تو اس کی قربانی نہیں ہوگی۔ کیونکہ قربانی کا وقت نماز عید کے بعد شروع ہوتا ہے۔ جو ۱۲۔ تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ بعض کے نزدیک یہ وقت ۱۳۔ تاریخ کی عصر تک ہے۔

۳۔ قربانی اگر بکرا۔ دنبہ۔ مینڈھا۔ بھیڑ ہو۔ تو ایک ایک شخص کی طرف سے اور اگر گائے یا اونٹ ہو۔ تو سات آدمی مل کر سکتے ہیں۔ (اونٹ میں دس آدمیوں کی شمولیت بھی جائز ہے)

۴۔ قربانی کے جانوروں کی عمر کا پختہ قاعدہ یہ ہے۔ کہ جس نے دو دانت نکالے ہوں (جسے پنجابی میں دو دندا کہتے ہیں) یا اس سے زائد عمر کا ہونا چاہیئے ال ضان (یعنی دنبہ اور مینڈھا کا نر و مادہ) چھ ماہ پورے کا بھی جائز ہے جبکہ وہ قد و قامت میں دو دندے کے قریب قریب ہو۔

۵۔ جن جانوروں میں ذیل کے نقائص پائے جاتے ہوں۔ ان کی قربانی جائز نہیں۔

(۱) کان کٹا ہوا (۲) سینگ ٹوٹا ہوا (۳) جانور اندھا یا کانا (۴) لنگڑا (۵) نہائت دبلا (۶) بیمار ہو۔ اگر سالم سینگوں یا کانوں والی قربانی نہ ملے تو جس کا سینگ یا کان نصف سے کم ٹوٹا ہوا ہو وہ بھی جائز ہے جس جانور کے پیدائشی طور پر کان یا سینگ نہ ہوں وُہ جائز ہے۔

(۶) جن لوگوں کو توفیق ہو وہ گھر کے سب آدمیوں کی طرف سے ایک ایک جانور ذبح کریں۔ ورنہ ایک گھر کی طرف سے ایک قربانی جائز ہے۔

(۷) قربانی کا جانور اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا مسنون ہے۔ ذبح کرتے وقت یہ آیات پڑھنی چاہئیں۔ انی وجہت وجہی للذی فطر السموٰات والارض حنیفاً وما انا من المشرکین۔ ان صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی للّٰہ رب العالمین لاشریک لہ وبذالک امرت وانا اول المسلمین۔

پھر بسم اللّٰہ واللّٰہ اکبر پڑھ کر ذبح کریں۔ اور ساتھ دعا کریں۔ کہ اے میرے مولا میری اس قربانی کو قبول فرما۔ اور اگر کسی اور کی ہو تو اس کا نام لے لیا جائے۔

(۸) قربانی کا گوشت تین حصوں میں تقسیم کرنا مسنون ہے ایک حصہ اپنے اہل وعیال کے لئے۔ دوسرا حصہ اپنے عزیزوں دوستوں اور رشتہ داروں کے لئے۔ اور تیسرا حصہ غریبوں۔ مسکینوں۔ یتیموں۔ بیواؤں اور محتاجوں میں تقسیم کرنے کے لئے۔

(۹) قربانی کے جانور کی کوئی چیز بیچنی جائز نہیں۔ یہاں تک کہ قربانی کا رسہ اور کپڑا وغیرہ بھی صدقہ میں دے دینا چاہیئے۔ کھال بھی فروخت کرنا منع ہے۔ احمدی احباب کو صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کھال یا اس کی قیمت بمد صدقات ارسال کرنی چاہیئے۔

(۱۰) ۹ ذوالحجہ کو فجر کی نماز کے بعد سے کر ۱۲ تاریخ کی عصر تک ہر نماز فرض کے بعد حسب ذیل تکبیریں کہنی چاہئیں اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر۔ لا الہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر وللّٰہ الحمد۔ یہ تکبیرات تین بار کہنے کا حکم ہے۔ اور اگر بآواز بلند کہی جائیں تو مناسب ہے۔

(۱۱) ۱۰ ذوالحجہ کو سورج بلند ہونے کے بعد دو رکعت نماز عید جماعت کے ساتھ ادا کرنی چاہیئے۔

(۱۲) عید کے دن غسل کرنا صاف کپڑے پہننا۔ خوشبو لگانا۔ اچھا کھانا کھانا مسنون ہے

(۱۳) عید الفطر میں نماز عید سے پیشتر اور عید الاضحیہ میں نماز عید کے بعد کھانا سنت ہے۔

(۱۴) عید کی نمازیں دو رکعتیں ہیں۔ پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے بعد سات تکبیریں اور دوسری میں سورۃ فاتحہ سے پہلے پانچ تکبیریں بآواز بلند کہی جاتی ہیں۔ یہ تکبیریں عام تکبیروں کے علاوہ ہیں۔ اور ان میں کانوں تک ہاتھ اٹھا کر نیچے لاکر کھلے چھوڑ دینے چاہئیں۔

(۱۵) نماز عید میں نماز جمعہ کی طرح قرأت بلند آواز سے ہوتی ہے۔ مگر خطبہ نماز کے بعد ہوتا ہے۔

(۱۶) نماز عید کے لئے ایک رستہ سے جانا اور دوسرے راستے سے واپس آنا مسنون طریق ہے۔ جاتے آتے ہوئے نماز فرض کے بعد والی مذکورہ تکبیریں کہنی اور خدا تعالےٰ کی تحمید وتقدیس وتسبیح کرنی چاہیئے۔

(۱۷) عید الاضحیہ کی نماز عید الفطر کی نسبت جلدی پڑھنی چاہیئے۔ کیونکہ اسکے بعد قربانی کرنی ہوتی ہے

(۱۸) نماز عیدین میں مرد عورت سب کو شامل ہونا چاہیئے۔ عورتوں کے متعلق یہاں تک تاکید ہے۔ کہ جو عورتیں نسوانی مجبوری کی وجہ سے نماز میں شامل نہ ہو سکیں۔ وہ نماز سے علیحدہ رہیں۔ لیکن تکبیر کہنے اور دعا کرنے میں شریک ہوں۔

(۱۹) نماز عیدین شہر سے باہر ادا ہونی چاہیئے اگر بارش وغیرہ کا عذر ہو تو مسجد میں ادا کی جاسکتی ہے

مدینۃ المسیح

قادیان ۵ صلح ۱۳۲۰ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق نو بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو آج کھانسی کچھ زیادہ ہوگئی۔ احباب حضور کی صحت کاملہ اور درازئ عمر کے لئے دعا جاری رکھیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو معدہ میں درد اور چکروں کی تکلیف ہے۔ صحت کے لئے دعا کی جائے۔

سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ اور بیگم صاحبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کل لاہور تشریف لے گئی ہیں۔

جلسہ سالانہ ۱۹۴۰ء کے اختتام پر جلسہ اور دُعا

قادیان ۵ صلح ۱۳۲۰ ہش۔ خدا تعالےٰ کے فضل وکرم سے جلسہ سالانہ ۱۹۴۰ء کی تقریب کے بخیر وخوبی ختم ہونے پر آج مدرسہ احمدیہ کے صحن میں جلسہ میں مختلف خدمات سرانجام دینے والے اصحاب کا اجتماع ہوا۔ ساڑھے دس بجے کے قریب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز تشریف لائے۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد (۱) نظامت سپلائی وسٹورز کے متعلق قاضی محمد عبد اللہ صاحب نے رپورٹ سنائی (۲) نظامت اندرون قصبہ کی رپورٹ ماسٹر محمد طفیل خان صاحب نے پڑھی۔ اور (۳) نظامت دار العلوم اور دار الرحمت کی صوفی محمد ابراہیم صاحب نے (۴) محلہ دار الفضل ودار البرکات کی نظامت کی رپورٹ بابو نصر اللہ خان صاحب نے (۵) نظامت استقبال وشایعت ریلوے سٹیشن کی رپورٹ خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب نے اور (۶) جلسہ گاہ کے متعلق رپورٹ مولوی عبد المغنی خانصاحب نے سنائی۔

ان رپورٹوں کے بعد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے قریباً ایک گھنٹہ تقریر فرمائی۔ جس میں حضور نے مختلف نظامتوں کو اہم امور کی اصلاح کے بارہ میں ہدایات دیں۔ آخر میں حضور نے حاضرین سمیت دعا فرمائی۔ اور پھر تمام کارکنوں کو مصافحہ کا شرف بخشا۔

اخبار احمدیہ

درخواستہائے دعا (۱) عبد الرحمٰن صاحب وزیر آباد کے بہنوئی۔ ماموں زاد بہن اور ایک دوست مسمی غلام محمد صاحب بیمار ہیں (۲) چودہری محمد اسلم صاحب منہاس وارنٹ آفیسر جنگ کے سلسلہ میں سوڈان گئے ہوئے ہیں۔ (۳) منشی احمد حسین صاحب کاتب الفضل کی اہلیہ بعارضہ بخار ودرد شکم اور بھتیجا بعارضہ نمونیہ بیمار ہیں۔ سب کی خیر وعافیت کے لئے دعا کی جائے۔

اعلانات نکاح (۱) میرے لڑکے چودہری محمد انعام اللہ کا نکاح مسمات محمودہ اختر ثروت بنت شیخ نیاز محمد صاحب سب انسپکٹر پولیس سندھ سے ایک ہزار روپیہ مہر پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۲۵ دسمبر پڑھا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ خاکسار اکبر علی قادیان (۲) ۱۲ نومبر ۱۹۴۰ء کو محمد امیر خان صاحب ولد صادق محمد خانصاحب پاکپٹن کا نکاح مسماۃ حیات بی بی بنت امام الدین صاحب ساکن موضع سید علی تحصیل منچن آباد ضلع بہاولپور کے ساتھ بعوض مبلغ پانصد روپیہ مہر علاوہ زیورات مالیتی ۱۵۰ روپے چودہری غلام احمد خان صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ پاکپٹن نے پڑھا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ خاکسار انوار احمد خان پلیڈر پاکپٹن

ولادت۔ (۱) منشی فتح دین صاحب کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کے ہاں ۵ جنوری کو ہم لڑکا تولد ہوا ہے۔ ان کے کئی بچے فوت ہو چکے ہیں۔ اس بچہ کی صحت ودرازئ عمر کے لئے دعا کی جائے (۲) بابو اعراف اللہ صاحب کا کاخیل کے ہاں دو لڑکے (توام) پیدا ہوئے ہیں۔ ان کی درازئ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا کی جائے۔

دعائے مغفرت ونعم البدل بابو غلام نبی صاحب احمدی ریٹائرڈ انجینئر ساکنہ ہریانہ ضلع ہوشیارپور جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخلص صحابی تھے ۱۲ دسمبر کو وفات پا گئے انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار محمد علی خان اشرف (۲) سلطانہ بیگم صاحبہ نوزنگ ضلع گجرات کا بچہ ناگہانی فوت ہو گیا ہے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون دعائے نعم البدل کی جائے۔

نظامِ خلافت کی ضرورت

۲۶ دسمبر۔ جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے ناظر اعلےٰ نے جلسہ سالانہ میں "نظامِ خلافت کی ضرورت" پر حسب ذیل تقریر فرمائی :-

برادران! میرا مضمون ضرورتِ خلافت پر ہے۔ اور میں اسے ایسے رنگ میں بیان کرنا چاہتا ہوں۔ کہ غیر احمدی دوستوں کے دل میں احمدیت کی صداقت پر غور کرنے کا احساس پیدا ہو۔ ہم غیر احمدیوں کے سامنے یہ بات بیان کیا کرتے ہیں۔ کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ اور یہ کہ وہ مسیح موعود جس نے آنا تھا۔ آچکا ہے۔ اسی طرح ہم یہ بھی بیان کیا کرتے ہیں۔ کہ خاتم النبیین کے معنے یہ نہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نبیوں کے سلسلہ کو بند کرنے والے ہیں اور چونکہ قرآن کریم نے ہدایت دی ہے کہ ادع الیٰ سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ۔ یعنی اللہ تعالےٰ کے دین کی طرف لوگوں کو حکمت اور موعظہ حسنہ کے ساتھ بلایا کرو۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم مذہبی مسائل کو بیان کرتے وقت اس ہدایت کو مدنظر رکھیں۔ ایک زمانہ تھا۔ کہ عیسائیت اسلام پر غلبہ حاصل کرتی جا رہی تھی۔ حتےٰ کہ سنہ ۱۸۸۰ء کے قریب ایک عیسائی پادری نے ایک کتاب لکھی جس میں اس نے دعوےٰ کیا۔ کہ ۱۸۸۴ء کے قریب دہلی کی جامع مسجد ایک بہت بڑے گرجا کی صورت میں دکھائی دے گی۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب یہ مسئلہ پیش فرمایا۔ کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ تو عیسائیت دم بخود ہو گئی۔ چنانچہ اب کوئی پادری احمدیوں کا مقابلہ کرنے کا حوصلہ نہیں پاتا۔ لیکن عام مسلمان جو احمدیت سے دور ہیں۔ ان میں یہ طاقت پیدا نہیں ہوتی۔ اور نہ دشمنانِ اسلام اُن سے مرعوب ہوتے ہیں۔

مسلمان یہ محسوس کر رہے ہیں۔ کہ ان میں اتحاد نہیں۔ نیکی نہیں۔ اعلےٰ اخلاق نہیں۔ وہ متفرق بھیڑوں کی طرح ہیں۔ اور مصائب و آلام کا شکار ہو رہے ہیں۔ پس آپ لوگوں کا فرض ہے۔ کہ اُن کے سامنے یہ بات پیش کریں۔ کہ تمہاری نجات آج صرف مسئلہ خلافت کو تسلیم کرنے میں مضمر ہے جس طرح وفاتِ مسیح کے مسئلہ نے مسلمانوں کو عیسائیوں کے حملہ سے بچایا۔ اسی طرح خلافت کا مسئلہ ان کو اندرونی بدنظمی کا شکار ہونے اور تفرق و تشتت میں مبتلا ہونے سے محفوظ رکھ سکتا ہے۔ ایک زمانہ تھا۔ کہ جب مسلمان تمام جہان پر غالب تھے۔ مگر آج یہ حال ہے۔ کہ نہ ان کے پاس علم ہے۔ نہ تجارت نہ زراعت ہے۔ نہ نیکی۔ نہ اعلےٰ اخلاق ہیں اور نہ کوئی اور خوبی۔ یہ تغیر کیوں ہوا۔ محض اس لئے کہ انہوں نے خلافت کو چھوڑ دیا۔ اور ایک جماعت میں منسلک ہونے کی بجائے کئی فرقوں میں منقسم ہو گئے۔ انہیں بتانا چاہیئے۔ کہ آج تمہارے عوام کیا علماء بھی گر گئے ہیں۔ تم میں سے دین اُٹھ چکا ہے علم قرآن جاتا رہا ہے۔ خدا اور رسول کی محبت مفقود ہو گئی ہے۔ مگر تمہارا یہ حال ہے۔ کہ تمہیں ایمان کے جانے کا افسوس نہ ہوا۔ تمہیں خدا کے جانے کا افسوس نہ ہوا تمہیں علم قرآن کے جانے کا افسوس نہ ہوا ہاں اگر افسوس آیا۔ تو اس بات پر کہ تمہاری سلطنت جاتی رہی۔ پھر اس کے بعد دوسرا دور آیا۔ اور تمہاری تجارتیں چلی گئیں۔ تمہاری ملازمتیں جاتی رہیں۔ تمہارا زراعت میں کوئی حصہ نہ رہا۔ اور حالت یہاں تک پہونچ گئی۔ کہ تغلق شاہ کے زمانہ میں تو ۸۰ فیصدی مسلمان لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔ مگر آج پانچ فی صدی مسلمان بھی تعلیم یافتہ نہیں ملیں گے۔ ان کو بتانا چاہیئے۔ کہ سوائے خلافت کے جھنڈے تلے آنے کے تم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے:۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ ید اللہ علی الجماعۃ یعنی جماعت پر خدا کا ہاتھ ہوتا ہے۔ قرآن کریم بھی فرماتا ہے۔ الا ان حزب اللہ ھم الغالبون کہ خوب یاد رکھو۔ خدا کا گروہ ہی دُنیا پر غالب آیا کرتا ہے۔ اس اصل کے ماتحت جو بھی حزب اللہ میں شامل ہونا چاہتا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ وُہ ایک امام کے حکم کے ماتحت رہے۔ جب تک مسلمانوں کا ایک امام نہیں ہوگا۔ اس وقت تک وُہ حزب نہیں کہلا سکتے۔ حزب کہلانے کے لئے ضروری ہے۔ کہ تنظیم ہو۔ ایک امام ہو۔ اور اس امام کی اطاعت کا کامل اقرار ہو۔ پھر فرماتا ہے۔ ان جندنا لھم الغالبون۔ کہ ہمارا لشکر ہی دُنیا پر غالب آیا کرتا ہے۔ آج کل لوگ آزادی آزادی کا شور مچا رہے ہیں۔ مگر وُہ بتائیں کہ کیا یہ ممکن ہے۔ کہ فوج تو ہو۔ مگر اس کا جرنیل کوئی نہ ہو۔ اسی طرح یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ اللہ کا کوئی لشکر ہو۔ اور اس کا کوئی جرنیل نہ ہو:۔

پس مومنوں کو غلبہ اسی وقت مل سکتا ہے۔ جب وُہ جُند ہوں۔ نبی تو اکیلا بھی منصور ہوتا ہے۔ مگر مومن جب تک ایک جُند کی صورت میں نہ ہوں۔ اس وقت تک انہیں غلبہ میسر نہیں آسکتا:۔

اللہ تعالےٰ خلافت کی اطاعت کی طرف مومنوں کو توجہ دلاتے ہوئے فرماتا ہے۔ یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا واذکروا نعمت اللہ علیکم اذ کنتم اعداءً فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا۔ وکنتم علیٰ شفا حفرۃ من النار۔ فانقذکم منھا کذالک یبین اللہ لکم اٰیاتہ لعلکم تھتدون ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولٰئک ھم المفلحون۔ ولا تکونوا کالذین تفرقوا واختلفوا من بعد ما جاءھم البینات واولٰئک لھم عذاب عظیم (آل عمران ع ۱۱) اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے یہ بیان فرمایا ہے کہ اگر تم مصائب سے محفوظ رہنا چاہتے ہو تو اس کا علاج صرف ایک ہی ہے۔ اور وُہ یہ کہ واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا تم اللہ تعالےٰ کی حبل کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ اور تفرقہ نہ کرو حبل اللہ کیا ہے۔ اس سے بعض لوگوں نے قرآن مراد لیا ہے۔ اور بعض نے اسلام۔ لیکن میں سمجھتا ہوں۔ کہ اس سے مراد خلافت ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ اگر تم اس حبل کو مضبوطی سے پکڑ لو گے۔ تو تم میں تفرقہ پیدا نہیں ہوگا۔ اور ایک دوسرے کے اعداء نہیں بنو گے۔ اور ظاہر ہے کہ ایسی چیز خلافت ہی ہے۔ جب تک کسی قوم میں سلسلۂ خلافت جاری رہتا ہے اس وقت تک قوم میں ایسا اختلاف پیدا نہیں ہو سکتا۔ جو اسے ہلاک کرنے والا ہو۔ بلکہ وُہ اخواناً کی صورت میں رہتے ہیں۔ اختلاف تو ایک باپ کے بیٹوں میں بھی ہو جاتا ہے۔ لیکن باپ کی موجودگی اختلاف کو اس حد تک نہیں بڑھنے دیتی۔ جو نقصان رساں ہو۔ اسی طرح اگر مسلمان خلافت کو تسلیم کرتے ہیں۔ تو ان میں بعض دفعہ گو معمولی اختلاف ہو جائے۔ وُہ اختلاف ایسا نہیں ہو سکتا۔ جو جماعتی اتحاد کو نقصان پہونچانے والا ہو۔ حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ اس آیت کی تفسیر میں بیان فرمایا کرتے تھے۔ کہ جس طرح سمندر میں اگر کوئی ڈوب رہا ہو۔ تو جہاز سے اُسے رسّہ پھینکا جاتا ہے۔ کہ اسے پکڑ لو۔ اسی طرح نبی یا خلیفہ کا ہاتھ ایک حبل ہے۔ جو شخص اسے پکڑ لیتا ہے۔ وُہ حوادث کے طوفان سے امن میں آجاتا ہے۔ آگے فرماتا ہے۔ جو خلافت کے منکر ہونگے اللہ تعالےٰ ان سے قیامت کے دن فرمائے گا۔ کہ اکفرتم بعد ایمانکم۔ کیا تم نے نبی پر ایمان لانے کے بعد کفر کیا؟ اس سے ظاہر ہے۔ کہ خلافت کا انکار بھی بڑی سخت چیز ہے پس صرف نبی پر ایمان لانا کافی نہیں ہوتا۔ بلکہ خلافت پر ایمان رکھنا بھی ضروری ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ جو لوگ خلافت پر ایمان رکھتے ہیں۔ ففی رحمت اللہ۔ وُہ اللہ تعالےٰ کی رحمت سے حصہ پاتے ہیں۔ اس وقت مسلمان چونکہ کسی امام اور خلیفہ کے تابع نہیں اس لئے ان پر خوف و ہراس طاری ہے۔ اور ان کی ترقی کی تمام سکیمیں فیل ہو چکی ہیں۔ انہوں نے تحریکِ خلافت شروع کی۔ اور اس میں انہیں ناکامی ہوئی۔ تحریکِ عدم تعاون شروع کی۔ اور اس میں انہیں ناکامی ہوئی۔ تحریکِ ہجرت شروع کی۔ اور اس میں انہیں ناکامی ہوئی۔ تحریکِ شہید گنج شروع کی۔ اور اس میں انہیں ناکامی ہوئی۔ غرض دینی۔ اخلاقی۔ علمی اور سیاسی ہر رنگ کی ذلت انہیں نصیب ہوئی۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء نے جس قدر تحریکات شروع کیں۔ سب کامیاب ہوئیں۔ اور جماعت کو پہلے سے زیادہ عزت۔ زیادہ عظمت۔ زیادہ رعب۔ اور زیادہ وقار حاصل ہوا:۔

اب میں بعض ان اعتراضات کا جواب دیتا ہوں جو مسئلہ خلافت پر بالعموم کئے جاتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جانشین انجمن ہے۔ یہ اعتراض غیر مبایعین کی طرف سے اکثر پیش کیا جاتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ اعتراض بالکل غلط ہے۔ وجہ یہ کہ جن معنوں میں انجمن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جانشین ہے۔ ان معنوں میں تو ہم میں سے ہر ایک احمدی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جانشین ہے اور اس کا فرض ہے۔ کہ اس تعلیم کو زندہ رکھے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش فرمائی ہے۔ آپ لوگ جانتے ہیں کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام وفات پا گئے تو حضرت خلیفہ ثانی نے اس وقت آپ کے سرہانے کھڑے ہو کر یہ عہد کیا تھا۔ کہ اگر ساری جماعت بھی مرتد ہو جائے تو میں اکیلا اس تعلیم کو دنیا میں قائم رکھوں گا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش فرمائی پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ کلکم راع و کلکم مسئول عن رعیتہ کہ تم میں سے ہر ایک بادشاہ ہے۔ اور ہر ایک اپنی رعیت کے متعلق جواب دہ ہے پس انجمن کی خصوصیت نہیں۔ ہر شخص اپنے اپنے حلقہ اور اپنے اپنے دائرہ میں جانشین ہے۔ لیکن جس طرح اس جانشینی سے خلافت باطل ثابت نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح انجمن کے جانشین ہونے سے خلافت کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ انجمن اپنے حلقہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جانشین ہے۔ اور اس کا فرض ہے۔ کہ وہ ایسے رنگ میں کام کرے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منشاء کو پورا کرنے والا ہو۔ اور ہر بات میں آپ کے اسوہ حسنہ کو مدنظر رکھے لیکن خلافت ایک مستقل چیز ہے۔

پھر نظام خلافت کی اہمیت کا اس امر سے بھی پتہ چلتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول کو ہدایت دے کر اس لئے بھیجا ہے۔ تا وہ اسے تمام ادیان پر غالب کرے۔ اب ظاہر ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سپرد جو کام ہوا وہ آپ کی ذات پر ختم نہیں ہو گیا۔ بلکہ جب آپ وفات پا گئے تو خلفا نے اس کام کا بیڑا اٹھایا۔ اور خدا نے ان کی ہر رنگ میں مدد کی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں جب جیش اسامہ کے روانہ ہونے کا سوال آیا تو بڑے بڑے صحابہ جن میں حضرت عمرؓ بھی تھے حضرت ابوبکرؓ کے پاس یہ کہنے کے لئے گئے کہ جیش اسامہ کو روک لیا جائے۔ اس وقت ملک میں بغاوت ہے۔ اگر یہ لشکر چلا گیا تو مدینہ میں سوائے عورتوں اور کمزور بوڑھوں کے کوئی نہیں رہے گا۔ مگر حضرت ابوبکرؓ نے ان کی اس رائے کو رد کر دیا۔ اور بڑی سختی سے فرمایا کہ اگر دشمن مدینہ میں گھس آئے اور مدینہ کی گلیوں میں کتے مسلمان عورتوں کی لاشوں کو گھسیٹتے پھریں۔ تب بھی میں اس لشکر کو نہیں روک سکتا۔ جسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے روانہ کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ اور بعد کے واقعات نے ثابت کر دیا۔ کہ جو کچھ آپ نے فیصلہ کیا وہی درست تھا۔ غرض بڑی بڑی مہمات دینیہ میں خدا تعالےٰ نے خلیفہ کے ذریعہ ہی ہمیں سیدھے راستہ پر چلاتا اور کامیابی و کامرانی عطا کرتا ہے۔ خلیفہ وہ پر ہے جس سے ہم اڑتے ہیں۔ خلیفہ وہ زبان ہے جس سے ہم بولتے ہیں۔ خلیفہ وہ تلوار ہے جس سے ہم لڑتے ہیں۔ اگر ہم کسی خلیفہ کے ماتحت نہ ہوتے تو اس وقت ہمارا بھی وہی حال ہوتا جو غیر احمدیوں کا ہوا ہے۔

اب میں مقام خلافت کو بیان کرتا ہوں میرے نزدیک خلیفہ نبی کا ظل اور نبی کے نور اور اظلال و آثار کو دنیا میں پھیلانے والا ہوتا ہے۔ وہ نبی نہیں ہوتا مگر نبوت کے انوار اس میں پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت ابوبکرؓ کے متعلق تحریر فرمایا ہے۔ کہ وانہ کان نسخۃ اجمالیۃ من کتاب النبوۃ کہ آپ کتاب نبوت کا ایک اجمالی نسخہ تھے۔ حضرت خلیفہ ثانی کے متعلق بھی اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بتایا۔ کہ وہ حسن واحسان میں آپ کے نظیر ہوں گے۔ پس خلیفہ کی اطاعت رسول کی اطاعت اور رسول کی اطاعت خدا کی اطاعت ہے۔ ہماری جماعت کو اس وقت تک جو شاندار کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں۔ ان کی وجہ بھی دراصل یہی ہے۔ کہ جماعت کو خدا تعالےٰ نے ایک نہایت بیدار مغز خلیفہ عطا فرمایا ہے۔ اور جماعت آپ کی ہدایات کے ماتحت ترقی کرتی چلی جا رہی ہے۔ پس جماعت کو اس نعمت کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔ اور ہر رنگ میں آپ کی اطاعت کرنی چاہیئے تا دشمن کو یہ وہم بھی پیدا نہ ہو سکے۔ کہ وہ کسی طرح غلبہ حاصل کر سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد فریضہ زکوٰۃ کی ادائیگی کے متعلق

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

(۱) ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے۔ اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے۔ نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔ چاہیئے کہ زکوٰۃ دینے والا اسی جگہ اپنی زکوٰۃ بھیجے۔ اور ہر ایک شخص فضولیوں سے اپنے تئیں بچائے

(۲) جو زیور استعمال میں آتا ہے اس کی زکوٰۃ نہیں ہے۔ اور جو رکھا رہتا ہے۔ اور کبھی کبھی پہنا جائے۔ اس کی زکوٰۃ دینی چاہیئے۔ جو زیور پہنا جائے۔ اور کبھی کبھی غریب عورتوں کو استعمال کے لئے دیا جائے بعض کا اسکی نسبت یہ فتوےٰ ہے۔ کہ اس کی زکوٰۃ نہیں۔ اور جو زیور پہنا جائے۔ اور دوسروں کو استعمال کے لئے نہ دیا جائے۔ اس میں زکوٰۃ دینا بہتر ہے کہ وہ اپنے نفس کے لئے مستعمل ہوتا ہے۔ اس پر ہمارے گھر میں عمل کرتے ہیں۔ جو زیور روپیہ کی طرح رکھا جائے اسکی زکوٰۃ میں کسی کو اختلاف نہیں۔

(۳) زکوٰۃ دینے کے لئے کوئی خاص مہینہ مقرر کرنا نہیں چاہیئے۔ بلکہ جس مال پر ایک کامل سال گزر جائے تو پھر زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے۔

(۴) اگر سال کے آخر پر مال میں کمی یا بیشی ہو جائے لیکن بقدر نصاب موجود رہے۔ تو پھر آخر سال پر جس قدر مال موجود ہو گا اس کے حساب سے اس پر زکوٰۃ لگائی جائے گی

(۵) اگر سال کے درمیان میں تمام مال بالکل ختم ہو جائے۔ اور پھر آخر سال میں دوبارہ پیدا ہو گیا ہو تو اس تاریخ سے اس مال کا سال شروع سمجھا جائے گا۔ جب وہ دوبارہ پیدا ہو کر قدر نصاب کو پہونچا ہو۔ شروع سال سے مراد ماہ محرم نہیں۔ اور نہ ہی آخر سال سے مراد ذوالحجہ ہے۔ بلکہ شروع سال سے وہ تاریخ مراد ہے۔ جس میں مالک نصاب مال کے نصاب کا مالک ہوا ہو۔ اور آخر سال سے مراد وہ تاریخ ہے۔ جس میں اس پر ایک سال کی زکوٰۃ واجب ہوئی ہو۔ جب ایک شخص کا ایک سال ختم ہو گا۔ تو جس تاریخ سے اس کا آئندہ سال زکوٰۃ شروع ہو گا وہ بھی شروع سال ہی کہلائے گا۔ (فتاوےٰ احمدیہ صفحہ ۱۱۵)

ناظر بیت المال قادیان

گمشدہ اشیاء کے متعلق اعلان

مندرجہ ذیل اشیاء جلسہ سالانہ کے دوران میں انکوائری آفس میں موصول ہوئی تھیں مگر باوجود متواتر اعلان کے کوئی دوست ان کی وصولی کے لئے نہ آیا۔ اب بذریعہ اخبار احباب کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ جن دوستوں کی ہوں وہ پتہ بتا کر مجھ سے وصول کر سکتے ہیں۔

(۱) ایک عدد سفری کرسی (۲) عینک (۳) دو عدد چادر گرم (۴) ایک عدد فونٹین پن

خاکسار شریف احمد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

تبلیغ بیرون ہند

جاوا

مولوی عبدالواحد صاحب مبلغ جاوا لکھتے ہیں۔ آجکل عاجز بنڈونگ میں رہتا ہے۔ جہاں تبلیغ کا کام جاری ہے۔ ہماری تبلیغ تعلیم یافتہ طبقہ میں مؤثر ہے۔ اس وقت پانچ تعلیم یافتہ اور آسودہ حال مسلمان زیر تبلیغ ہیں۔

دعوۃ الامیر کا ترجمہ انشاء اللہ اس شہر میں چھپواؤں گا۔ کیونکہ گارت میں ایسا بڑا مطبع نہیں ہے۔ جس میں اعلیٰ وعمدہ کتاب چھپوائی جا سکے۔ عرصہ چار ماہ سے سینقاہر نا قصبہ میں ہماری نئی جماعت قائم ہوگئی ہے۔ اس وقت وہاں ستر سے اوپر احمدی ہیں۔ ان کی دعوت پر عاجز وہاں گیا۔ ایک احمدی کے غیر احمدی بھائی مسمی الحاج عبدالمجید صاحب جو ایک مشہور عالم ہیں کئی سال مکہ مشرفہ عربی تعلیم کی غرض سے مقیم تھے۔ ان سے عاجز کی ۸ بجے سے ایک بجے دوپہر تک گفتگو ہوتی رہی۔ مختلف مسائل احمدیہ از روئے قرآن وحدیث ان کے سامنے خوب کھول کھول کر بیان کئے گئے۔ چونکہ وہ عربی دان ہیں اور صالحیت اپنے اندر رکھتے ہیں۔ اس لئے تمام دلائل کو سن کر کہا کہ دلائل کافی ہو چکے ہیں۔ آپ میرے لئے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ مجھے بیعت کرنے کی توفیق عطا فرما کر سچا مومن بنائے آج سے استخارہ شروع کروں گا۔ میں امید کرتا ہوں کہ خدا مجھے کوئی رویا اس بارے میں دکھائے۔ الحاج مذکور عالم باعمل اور صوفی مزاج ہیں بزرگوں سے ان کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے۔

اگرچہ عاجز بنڈونگ میں رہتا ہے۔ لیکن ہر ماہ دوبارہ ضرور گارت میں جایا کرتا ہے۔ جماعت گارت بفضلہ تعالےٰ خوب تبلیغ کر رہی ہے۔

سماٹرا

مولوی محمد صادق صاحب مبلغ سماٹرا لکھتے ہیں۔ میں پہلے ماہ دسمبر ۱۹۳۹ء کے آخر میں پادانگ گیا۔ وہاں کوئی استاد نہ تھا۔ درس وغیرہ بند ہو چکا تھا۔ اور چندہ کی آمدنی کم ہو چکی اور دن بدن گر رہی تھی۔ وہاں پہونچنے پر دوستوں میں حرکت شروع ہوئی۔ درس جاری کیا۔ چندہ کی ادائیگی کی تحریک کی۔ لجنہ کو دوبارہ قائم کیا۔ اور بچوں کے لئے تعلیم کا انتظام کیا۔ لجنہ بخوبی اپنا کام کر رہی ہے۔ اور سکول اچھی طرح چل رہا ہے۔ ستر سے زائد بچے تعلیم پا رہے ہیں۔ جماعت کا قرض ۵۰۰ روپیہ تک پہونچ چکا تھا۔ اس کی ادائیگی کے لئے دوستوں کو ایک ایک کر کے تحریک کی۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ جماعت کا قرض بھی اتر گیا۔ اب جماعت پر ایک پیسہ بھی قرض نہیں ہے الحمدللہ۔ چندہ نسبتاً باقاعدہ آتا ہے۔ اور جماعت اس قابل ہو چکی ہے کہ وہ ایک استاد کی تنخواہ کا بوجھ اٹھا سکے۔

فورٹ ڈیکوک میں دو عالموں سے ملاقات ہوئی۔ ایک کا نام الحاج سلیمان ہے جو ایک مشہور مطبع کے مالک ہیں۔ دوسرے حاجی جلال الدین صاحب جو طریقہ نقشبندیہ کے شیخ ہیں۔ آخر الذکر سے تین گھنٹہ تک مختلف مسائل پر گفتگو ہوئی۔ اور انہوں نے وعدہ کیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بابت استخارہ کریں گے

میدان پہونچ کر سارے دوستوں کو جمع کیا۔ اور فیصلہ ہوا۔ کہ جماعت ایک ماہوار ٹریکٹ شائع کرے۔ سورابایا (جاوا) سے مسجد بنانے کے لئے چندہ کی درخواست آئی اس کے لئے چندہ جمع کیا گیا۔

رمضان میں قرآن کریم کا درس دیتا اور تراویح پڑھاتا رہا۔ اس لئے ماہ رمضان میں باہر تبلیغ کا موقعہ کم ملا ہے۔ ہاں اعتکاف کے عرصہ میں یہاں کے راجہ کے خاندان کا ایک ممبر دارالتبلیغ میں آیا۔ اور لمبی گفتگو ہوئی۔

یہاں کے روزانہ اخبار سینز ڈیلی کے ایڈیٹر نے مجھ سے عید نمبر کے لئے ایک مضمون مانگا۔ جو سولہ صفحات تک پورا کر کے اسے بھیج دیا گیا۔ اس کے علاوہ اس عرصہ میں ۶۵ خطوط لکھے۔ اور ۵۰ اشخاص کو تبلیغ ہوئی۔ اس عرصہ میں جماعت کو کئی قسم کی مشکلات پیش آئیں۔ خصوصاً ہماری جماعت کے ایک معزز دوست۔ جو جماعت کے امیر بھی ہیں پر گورنمنٹ کے خلاف پروپیگنڈا کرنے کا جھوٹا الزام تراشا گیا ہے۔ اور چار جھوٹے گواہ بھی تیار کئے گئے ہیں۔ ان کے لئے خاص دعا کی ضرورت ہے۔

نائیجیریا

مولوی فضل الرحمٰن صاحب حکیم لیگوس سے لکھتے ہیں۔ میں ایک سابقہ خط میں عرض کر چکا ہوں۔ کہ ایک دوست نے رمضان کے دنوں کے لئے ایک ہال کرایہ پر انجمن کو لے دیا تھا۔ جہاں ہم نے روزانہ درس دیا۔ بعض غیر احمدی بھی روزانہ درس میں آتے رہے۔ عید یکم نومبر کو ہوئی۔ گو ہمارا خیال تھا کہ ہفتہ کے روز ہوگی۔ لیکن جب جمعرات کی رات کو چاند اچانک نظر آگیا۔ تو جمعہ کو عید کرنی پڑی۔ چنانچہ دور ونزدیک کے احباب کو پیغام بھیج کر اطلاع کر دی گئی۔ اور تین صد سے اوپر نفوس کے ساتھ خدا کے فضل سے عید کی نماز ادا کی گئی۔ گو غیر احمدیوں نے بھی چاند دیکھا۔ مگر انہوں نے یکم نومبر کو نماز عید پڑھی۔ کیونکہ وہ اپنا خراج اتنی جلدی وصول نہ کر سکتے تھے۔ اس وجہ سے کئی غیر احمدیوں نے ہمارے ساتھ نماز ادا کی۔ بلکہ واپسی پر وہ جلوس کے ساتھ میرے مکان تک آئے۔ اور بعض جمعہ کے لئے بھی آئے۔ نماز عید کے لئے ہم نے ایک اشتہار کے ذریعہ منادی کر دی تھی کہ فلاں وقت ہم نماز عید ادا کریں گے اور فلاں مضمون پر خطبہ ہوگا۔ اور لوگوں کو سننے کی عام دعوت دی تھی اور ان کے لئے کرسیوں اور نشست کا بندوبست بھی کر دیا تھا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی وصیت جب الفضل میں پڑھی۔ تب سے دل بے قرار۔ اور طبیعت بے چین ومضطرب ہے۔ علیحدہ علیحدہ انفرادی طور پر اور جماعت کے دوست مل کر حضور کی خیریت اور درازئ عمر کے لئے دعائیں کر رہے ہیں۔ ایک مینڈا میں نے اور ایک جماعت نے صدقہ دیا۔ اللہ تعالےٰ قبول فرمائے اور ہماری دعائیں سن لے۔

صاحبزادی امۃ الودود صاحبہ کی وفات حسرت آیات کی اطلاع ملنے پر ان کا جنازہ پڑھا۔ اور مردوں اور عورتوں کی انجمن نے الگ الگ ہمدردی کے ریزولیوشن پاس کئے۔

ضروری اعلان

جلسہ "خلافت جوبلی کی روئیداد" جو بک ڈپو تالیف واشاعت قادیان نے شائع کی ہے۔ اس میں افسوس ہے۔ بہت سی غلطیاں واقع ہو گئی ہیں۔ بعض الفاظ رہ گئے ہیں۔ اور بعض خواہ مخواہ زائد بڑھا دیئے گئے ہیں۔ ایڈرسوں میں وہ ترتیب نہیں ملحوظ رکھی گئی۔ جس سے وہ پیش کئے گئے تھے۔ حتیٰ کہ صفحات بھی ٹھیک نہیں لگائے گئے۔ میں نے جو ترتیب دی تھی وہ میرے علم کے بغیر بدل دی گئی ہے۔ اور پروف بھی مجھے نہیں دکھائے گئے۔

ایک غلطی جو نہایت ہی افسوسناک ہے وہ یہ ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے صوبہ سرحد کے ایڈریس کے متعلق فرمایا تھا کہ اس میں حقیقی اسلامی سادگی کا نمونہ نظر آتا ہے۔ اور اس لئے حضور نے انہیں مبارکباد دی تھی۔ لیکن یہ تعریف رپورٹ میں صوبہ سرحد کی بجائے ہندوستان کی جماعت کی طرف لگا دی گئی ہے۔ حالانکہ یہ واقعہ کے سراسر خلاف ہے۔ خاکسار: عبدالرحیم درد

ایک کار ثواب: - ایک نادار دوست کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی تفسیر القرآن کا بہت شوق ہے۔ لیکن بوجہ ناداری قیمتاً وہ خرید نہیں سکتے کوئی صاحب اگر تفسیر القرآن مجلد مؤلفہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ خرید کر دے سکیں۔ تو اس کو عظیم الشان صدقہ جاریہ کا ثواب حاصل ہوتا رہیگا

ماہانہ رپورٹ مجلس خدام الاحمدیہ بابت ماہ ظہور ۱۳۱۹ ہش

(۴)

ایثار و استقلال

پابندیٔ نماز۔ بنگہ (ضلع جالندھر) نوشہرہ۔ دارالبرکات بورڈنگ مدرسہ احمدیہ کے خدام میں پابندیٔ نماز کی تلقین کی جاتی رہی۔ بنگہ میں نمازیوں کی تعداد تین گنا ہو گئی۔ دارالبرکات میں اکثر احباب نماز باجماعت ادا کرتے رہے۔ **تبلیغ۔** سیالکوٹ شہر۔ دارالبرکات شرقی اور بورڈنگ مدرسہ احمدیہ کی مجالس انفرادی طور پر اور بصورت وفود تبلیغ میں حصہ لیتی رہیں۔ **شمولیت جنازہ** سیالکوٹ شہر اور دارالبرکات کے خدام خاص طور پر جنازوں میں شامل ہوتے رہے دارالبرکات کے خدام دارالفضل کے ایک جنازہ میں شامل ہوئے۔ ایک خادم قبرستان تک ساتھ گیا۔ اور ضروری خدمات سرانجام دیں۔ اس محلہ کے دو دکاندار خدام دکانیں بند کر کے جنازہ میں شامل ہوئے۔ **تیمارداری** نوشہرہ کے خدام مریضوں کی تیمارداری کرتے رہے۔ **متفرق** بورڈنگ مدرسہ احمدیہ کے خدام کام میں باقاعدگی سے شامل ہوتے رہے اور دیگر مجالس میں بھی یہ کوشش کی جاتی رہی قادیان کے محلہ جات کا دورہ کیا گیا۔ اور شعبہ ایثار و استقلال سے متعلق ہدایات دی گئیں **اجلاس۔** حلقہ مسجد اقصیٰ میں پندرہ روزہ اجلاس کیا گیا۔ خدام کو ایثار و استقلال کا مادہ پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی۔ اور اچھا نمونہ قائم کرنے کے لئے نصائح کی گئیں۔ نیز بلند اخلاق۔ علو ہمتی اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا جذبہ پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی۔

تجنید

قادیان میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت فوری تجنید پر وقت صرف ہوا۔ بیرون کی سنتالیس مجالس کو اس ماہ فارم تجنید ارسال کئے گئے اور اکیس (۲۱) مجالس کی طرف سے ننانوے (۹۹) فارم موصول ہوئے۔

اطفال

مقامی مجالس زعماء کو فہرست ہائے اطفال الاحمدیہ چیک کرنے کے لئے ارسال کی گئیں حلقہ مسجد اقصےٰ اور حلقہ مسجد مبارک کی فہرستوں کو مکمل کر کے بھجوایا گیا۔ جملہ اطفال قادیان کے ۷۵ گروپ بنائے گئے ہر گروپ کا ایک ایک مانیٹر مقرر کیا گیا اس وقت تک کل ۷۰۳ فارم موصول ہوئے گیارہ سال تک کے اطفال علیحدہ اور گیارہ سے پندرہ سال تک کے علیحدہ کئے گئے۔ بچوں کے لئے کراچی لکھا گیا ابھی تک قادیان کے چھ اطفال کے فارم موصول نہیں ہوئے۔ جن میں سے بعض بیمار تھے۔ قریباً ۹۵ اطفال باہر چھٹیوں پر گئے ہوئے تھے۔ مربیوں کے تقرر کا کام شروع کیا گیا۔ اور اطفال کی کھیلوں کا انتظام کیا جاتا رہا۔ **مجالس بیرون۔** لاہور میں اطفال کی تعداد ۲۴ ہے۔ اطفال کو ابتدائی دینی تعلیم دی جاتی ہے جلسوں میں تلاوت و نظم پڑھائی جاتی ہے۔ بریلی اور نوشہرہ چھاؤنی میں بھی دینی تعلیم دی گئی۔ لاہور میں دیسی کھیلیں بھی کرائی گئیں۔ جلسوں میں پانی پلانے اور پنکھا ہلانے کا کام بچوں کے سپرد رہا۔ اجتماعات میں سائیکلوں کی حفاظت کا کام اطفال نے کیا۔ بنگہ اور برھمن بڑیہ میں ابتدائی دینی تعلیم دی جاتی رہی۔ بنگہ میں تقریروں کی مشق کرائی جاتی رہی۔ بھوکوں کو کھانا کھلایا گیا۔ فیروزپور شہر اور شاہپور امرگڑھ میں نماز کا التزام کرایا گیا۔ نصرت آباد۔ گاڑی پر مسافروں کو پانی پلایا گیا۔ حیدر آباد میں کام شروع ہو چکا ہے۔ پنڈدادن خان میں تین تربیتی اجلاس کئے گئے۔ گوجرانوالہ۔ پنکھا ہلانے اور پانی پلانے کا کام روزانہ کیا گیا۔ اہل محلہ کو سودا سلف لا کر دیا گیا۔ کھیلیں کرائی گئیں۔ ہفتہ واری اجلاس میں تقریریں کرائی گئیں۔ مساجد میں صفائی وغیرہ کا انتظام اطفال کرتے رہے۔ تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ اہل محلہ کے بچوں کی تربیت کی گئی۔ مذہبی واقفیت پیدا کی گئی۔ ہجری شمسی۔ قمری ماہ زبانی یاد کرائے جاتے ہیں۔ دنیاپور (ضلع ملتان) قرآن کریم اور اردو کے قاعدہ کا سبق دیا جاتا رہا۔ لائلپور اطفال کے دو اجلاس ہوئے۔ جن میں انہیں نماز کے موٹے موٹے مسائل بتائے گئے [illegible] میں بچوں کو نماز سکھائی جاتی ہے۔ لودھراں (ضلع ملتان) بچوں کو نماز باترجمہ اور قرآن کریم کا سبق دیا جاتا رہا۔ سیالکوٹ شہر اطفال کے جلسہ میں تقریروں کی مشق کرائی گئی۔ بچوں نے پتنگ اڑانے گولیاں کھیلنے اور دیگر ایسے امور ترک کرنے کا عہد کیا۔ جمعہ کے روز اطفال پنکھا ہلاتے ہیں۔ نماز میں باقاعدگی اختیار کر رہے ہیں

مال

ماہ ظہور میں کل آمد ۱۰۳ روپے ۰ آنے ۶ پائی ہوئی جس میں مجالس مقامی اور مجالس بیرون کے چندہ کے علاوہ بیرون سے ۲۵-۱۲-۰ عطایا کی صورت میں موصول ہوئے اس ماہ کل خرچ ۸۲ روپے ۰-۰ ہوا

خاکسار خلیل احمد جنرل سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

وہ احباب جن کے پتے مطلوب ہیں

مندرجہ ذیل احباب جن کے پرانے پتے درج ہیں۔ ان کے موجودہ پتے مطلوب ہیں۔ اگر یہ احباب اس اعلان کو دیکھیں تو خود ورنہ دوسرے احباب ان کے صحیح ایڈریس سے مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔

۵۱ Shams-ud-Din Noor Mahd Ihaka falada Anal Kuwe.

۵۲ - حاجی احمد صاحب ولد بوٹا مقام رتووال ضلع گجرات۔

۵۳ - یعقوب خان صاحب کانسٹیبل رن پور ضلع پوری

۵۴ - خیر الدین صاحب ٹھیکیدار موضع بدووال ڈاک خانہ فتح گڑھ۔ ضلع گورداسپور

۵۵ - غلام علی صاحب پارچہ فروش بمقام اوپل اسٹیٹ ڈاک خانہ خاص ضلع کھیری کلیم پور۔

۵۶ - نذیر احمد صاحب احمدی ۳۷ مارکیٹ روڈ ہنور ضلع مردان

۵۷ - نواب الدین صاحب ولد شاہ محمد صاحب مقام پار کھڑ ڈاکخانہ منڈی سکھیکی۔ ضلع گوجرانوالہ

۵۸ - مولوی بشیر احمد صاحب صلعدار میکلوڈ گنج روڈ ڈاکخانہ خاص ضلع فیروزپور

۵۹ - عنایت اللہ صاحب سکنہ چک ۱۷۷ نو کیے ڈاکخانہ گھوڑیا نوالہ ضلع لائل پور

۶۰ - احمد الدین صاحب ولد فتح الدین صاحب ڈھیر کنال۔ ڈاک خانہ بھونچال کلاں ضلع جہلم

ناظر بیت المال

چندہ کشمیر ریلیف فنڈ

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا منشاء مبارک یہ ہے کہ کشمیر ریلیف فنڈ کا چندہ ہر ایک احمدی کو ایک پائی فی روپیہ ماہوار آمدنی کے حساب سے اسوقت تک ادا کرتے جانا چاہئیے جب تک کہ کام ختم نہ ہو۔ کشمیر کی بہبودی و فلاح کا کام اسی طرح احمدیہ جماعت کر رہی ہے۔ جسطرح کہ پہلے کر رہی تھی۔ پس آپ اپنے دل میں مصمم ارادہ کے ساتھ اٹھیں اور جب تک کام ختم نہ ہو۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا یہ اعلان کہ کام ختم ہو گیا ہے۔" پڑھ نہ لیں اسوقت تک برابر اس کام کو کرنا چاہئیے۔

کارکن احباب اپنے ہر ایک احمدی سے کشمیر ریلیف فنڈ کا چندہ ایک پائی فی روپیہ کی شرح سے وصول کریں۔ اور مرکزی چندوں کے ساتھ بھجوائیں۔ وہ دوست جن کا چندہ براہ راست مرکز میں آتا ہے۔ اپنے ماہواری چندہ کے ساتھ ایک پائی فی روپیہ کے حساب سے چندہ کشمیر ریلیف فنڈ ارسال فرمائیں۔

بہت سی جماعتوں کی طرف سے چندہ کشمیر باقاعدگی سے وصول نہیں ہو رہا ہے۔ یا برائے نام آتا ہے۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ عہدیداران کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ اپنی جماعت کے ہر ایک احمدی سے کشمیر کا چندہ ایک پائی فی روپیہ ماہوار آمدنی کے حساب سے وصول فرمائیں۔ اور کسی احمدی کو بھی اس چندہ سے مستثنےٰ نہ رکھیں۔

فنانشل سکرٹری کشمیر ریلیف فنڈ قادیان

احرار کی نہایت ہی مضحکہ خیز حیثیت

معاصر انقلاب (۱۹ دسمبر ۱۹۴۰ء) لکھتا ہے:۔

ہندوستان کے سیاسی میدان میں احراریوں کی حیثیت بہت ہی مضحکہ خیز ہے۔ ایک زمانے میں انہوں نے بیٹھے بٹھائے قادیانیوں کے خلاف طوفان برپا کر دیا۔ اور کہنے لگے۔ کہ ہم اس فرقے کو نابود کر کے ہی رہیں گے۔ ہوشمند لوگوں نے اسی زمانے میں کہہ دیا تھا۔ کہ یہ حرکت محض عوام میں شہرت حاصل کرنے کے لئے کی گئی ہے۔ اس کا نتیجہ کچھ بھی نہیں۔ چنانچہ چند مہینے کی آوارہ گردی کے بعد احراری اس معاملے میں ایسے خاموش ہوئے گویا قادیانیوں کا نام نشان تک مٹ چکا ہے۔ اور اب احراریوں کے لئے کوئی کام باقی نہیں رہا۔

اس دوران میں شہید گنج کا قصہ پیش آیا۔ احراریوں نے اس معاملے میں مسلمانوں سے علیحدگی اختیار کی۔ اور مسلمانوں نے ان کا بائیکاٹ کر دیا۔ مدت دراز تک احراری کنج خمول میں چھپے رہے۔ جنگ کے شروع ہونے پر جب خطرات کا احساس ہوا۔ تو بھانت بھانت کی بولیاں بولنے لگے۔ کسی نے فوج میں بھرتی ہونے کی مخالفت کی۔ کسی نے یہ تقریر کی۔ کہ ملک کی حفاظت اور امن و امان کے قیام کے لئے سر سکندر حیات خان سے تعاون کرنا چاہیئے۔ غرض جماعت کی پالیسی کچھ بھی نہ تھی۔ ہر شخص من مانی باتیں کر رہا تھا۔

اب کانگرس نے سول نافرمانی شروع کی۔ تو احراریوں نے بھی مان نہ مان مَیں تیرا مہمان کے مصداق بن کر اپنے "ڈکٹیٹر" مقرر کرنے شروع کئے۔ اور "ستیاگرہ" پر اتر آئے۔ لیکن حضرت "بڈ مولوی" صاحب اب تک چھپے پھرتے ہیں۔ نہ ان کا جی سول نافرمانی کو چاہتا ہے۔ نہ اپنی پارٹی کو اس حرکت سے روک سکتے ہیں۔ اور حالت یہ ہے کہ اس سول نافرمانی کے باوجود نہ مسلمانوں میں ان کو کوئی پوچھتا ہے۔ نہ کانگرس ان کو اہمیت دیتی ہے۔

جب کوئی مسلمان ان سے کہتا ہے۔ کہ تم کانگرس میں کیوں شامل ہوتے ہو؟ تو جواب دیتے ہیں۔ کہ ہم کہاں کانگرس میں شامل ہیں۔ ہم تو مجلس احرار اسلام میں ہیں اور جب کوئی کانگرسی کہتا ہے۔ کہ تمہاری جماعت فرقہ دارانہ ہے۔ تو کہتے ہیں۔ ارے بھئی نام میں کیا پڑا ہے۔ کام تو ہم وہی کر رہے ہیں۔ جو تم کر رہے ہو۔

شتر مرغ سے کسی نے پوچھا۔ کہ تم لدتے کیوں نہیں؟ جواب ملا۔ کہ کہیں مرغ بھی لدا کرتے ہیں۔ اور جب پوچھا کہ تم بانگ کیوں نہیں دیا کرتے۔ تو کہنے لگا۔ بھلا اونٹ بھی بانگ دیا کرتے ہیں؟

احرار بھی سیاسی "شتر مرغ" کی حیثیت رکھتے ہیں۔

اگر یورپ کو ہندوستان فرض کر لیا جائے تو جرمنی کانگرس ہے۔ اور مسولینی احراری جس طرح احراری مسلم لیگ کے ہاتھوں پٹ پٹا کر کانگرس کی گود میں جا بیٹھے ہیں۔ اسی طرح مسولینی مار کھا کر ہٹلر کی امداد ڈھونڈ رہا ہے۔ نہ کانگرس احراریوں کو منہ لگاتی ہے۔ نہ ہٹلر مسولینی کی بات پوچھتا ہے۔

نفع مند کاروبار

جو احباب اپنا روپیہ نفع مند تجارت پر لگانا چاہیں یا بکفالت جائیداد قرض دینا چاہیں۔ جس کا کرایہ یا پیداوار زمین کا ٹھیکہ ان کو دیا جائے گا۔ ان کو چاہیئے کہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔

فرزند علی عفی عنہ ناظر بیت المال

گاندھی جی کی اپنے گھر میں مصروفیتیں

حال میں ایک امریکن نامہ نگار گاندھی جی کو ان کے گاؤں میں جس کا نام سیوا گرام اور شوگاؤں ہے۔ دیکھنے گیا۔ اس نے اپنے تاثرات کے متعلق جو بیان شائع کیا وہ اخبار ہندو (۱۷ دسمبر) لاہور نے حسب ذیل الفاظ میں شائع کیا ہے۔

سیوا گرام میں قریباً ایک درجن جھونپڑیاں ہیں۔ قریباً پچاس آدمیوں کے لئے ہیں تین دن گاندھی جی کے ساتھ رہا۔ گاندھی جی کے دو کمرے ہیں۔ اور آگے برآمدہ آشرم کے لوگ شام کو سب مل کر کھانا کھاتے ہیں۔ اسوقت گاندھی جی دوسروں کے ساتھ خوب مذاق کرتے ہیں۔ پھر ایک ڈیڑھ میل کی سیر کرنے نکلتے ہیں۔ ۱۵۔۲۰ آدمی ساتھ ہوتے ہیں۔ گاندھی جی کے ہاتھ میں بانس کی لکڑی ہوتی تھی۔ ایک دن جنگ کے متعلق کہنے لگے۔ یہ قومیں تشدد میں یقین رکھتی ہیں۔ نو آبادیوں کو یہ ان کی مرضی کے خلاف اپنے ماتحت رکھنا چاہتی ہیں۔ ایشور نے ہی جنگ بھیجی ہے۔"

سیر سے واپس آ کر شام کی پرارتھنا ہونے لگی۔ بارش کا ڈر تھا۔ لالٹینیں دھیمی کر دی گئیں۔ تین بار آواز دی گئی۔ سب جمع ہو گئے ستار بجنے لگی۔ آدھ گھنٹے تک بھجن ہوئے گاندھی جی جھکے رہے۔ کبھی کبھی ان کی آواز سنائی دیتی سونے کا وقت آ گیا۔ برآمدہ میں کمبل بچھ گئے۔ تو گاندھی جی ۹ بجے اپنی چارپائی کھلے میدان میں لے آئے چیلوں نے بھی تقلید کی۔ پہلی رات آشرم والوں نے ایک بچھو پکڑا اور ایک زہریلا سانپ۔ دونو کو وہ گھاس میں چھوڑ آئے۔ صبح چار بجے گھنٹی بجی گاندھی جی کی چارپائی کے گرد موڑھے بچھائے گئے۔ وہی ستار والا اور وہی بھجن لیکن پرارتھنا ختم ہونے سے پہلے ہی گاندھی جی سو گئے۔ اور انکے خراٹے بھرنے کی آواز بھی آنے لگی۔ میں نے سمجھ لیا کہ گاندھی جی خاص روحانی آدمی نہیں ہیں۔ اس لئے دوسرے معمولی آدمیوں کی طرح پرارتھنا کرتے وقت سو بھی جاتے ہیں۔

ستاروں کے متعلق سوالات کا جواب

مجھے ضلع گوجرانوالہ کے ایک صاحب کی طرف سے خط موصول ہوا ہے۔ انہوں نے اپنا پورا نام تحریر نہیں فرمایا ہے۔ بلکہ حرف مخفف حروف خط کے آخر پر تحریر کئے ہیں۔ انہوں نے بعض سوالات دریافت کئے ہیں۔ اور ان کے جوابات بذریعہ الفضل طلب کئے ہیں۔ ان کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ ستاروں کے متعلق مضامین کا سلسلہ غالباً کم و بیش ایک سال تک چلے گا۔ ماہ مارچ تک تو حسب سابق موٹے موٹے مجامع النجوم کے نقشہ جات اور ان کا مختصر حال شائع کیا جائے گا۔ اس کے بعد ستاروں کی روشنی۔ حرکات وغیرہ پر روشنی ڈالی جائے گی۔ اور پھر کہکشاں وغیرہ اور اس کے بعد بعض قرآنی آیات کا ذکر کیا جائے گا۔ پس میرا خیال ہے۔ کہ تسلسل کے لحاظ سے ابھی وہ وقت نہیں آیا ہے۔ کہ آپ کے سوالات کے جوابات شائع کرائے جائیں۔ آپ فی الحال شائع شدہ اقساط سے فائدہ اٹھانے کی کوشش فرماویں اور مختلف ستارے

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۵ جنوری۔ بحیرہ روم کے برطانوی کمانڈر نے خبر دی ہے۔ کہ ۳ جنوری کو بارڈیا پر جو حملہ کیا گیا اس میں انگریزی بیڑہ نے بھی حصہ لیا۔ انگریزی جہاز دن بھر گولے برسانے رہے۔ اس دوران میں کسی جہاز کو نقصان نہیں پہونچا۔ نہ کوئی آدمی مارا گیا۔ ہاں ایک گن بوٹ کے پاس گولے پھٹے۔ جن سے چند آدمی زخمی ہوگئے ایک گن بوٹ نے تو اتنی بہادری دکھائی۔ کہ بندرگاہ کے اندر گھس کر گولے برسائے۔

لنڈن ۵ جنوری۔ باردیا سے پچاس میل کے فاصلہ پر باردیا۔ اور طبروق کے درمیان زبردست لڑائی ہو رہی ہے۔ تاکہ بارڈیا کے مورچہ پر اطالوی کمک نہ پہنچا سکیں۔

ایتھنز ۵ جنوری معلوم ہوا ہے۔ کہ سمندر کے کنارے پہونچی ہوئی اطالوی فوجوں کی حالت بہت پتلی ہوگئی ہے۔ انہوں نے جھنجلا کر جوابی حملے شروع کر دیئے ہیں۔ مگر باوجود اس کے یونانی فوجوں نے آگے بڑھ کر بعض چوکیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس وقت حالت ایسی ہے جیسے دریا کا پانی زور زور سے بند کے ساتھ ٹکرا رہا ہو اور بند ٹوٹنے والا ہو۔

لنڈن ۵ جنوری۔ ادھر سینکڑوں اطالوی لڑائیوں میں مارے جا رہے ہیں ادھر تیل اور کھانے کی چیزوں کے پہنچنے میں روکاوٹ پیدا ہو جانے کی وجہ سے اٹلی میں ابتری پھیل رہی ہے۔

چنکنگ ۵ جنوری۔ چین اور روس میں اس بات پر سمجھوتہ ہوگیا ہے۔ کہ چین روس کو اون دے گا۔ اور اس کے بدلے روس سے کلیں اور فوجی سامان حاصل کرے گا۔

برلن ۴ جنوری۔ یونائیٹڈ پریس کی اطلاع ہے۔ کہ ہٹلر نے مارشل پیٹاں سے مطالبہ کیا تھا۔ کہ جرمن فوجوں کو فرانس سے گذرنے کی اجازت دی جائے۔ لیکن مارشل پیٹاں نے یہ مطالبہ رد کر دیا۔ اس پر ہٹلر نے غیر مقبوضہ فرانس سے فوجیں گذارنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اور فوجوں سے لدی ہوئی ٹرینیں فرانس کی سرحد پر کھڑی ہیں۔

لاہور ۴ جنوری۔ مولوی داؤد غزنوی صدر مجلس احرار نے ایک بیان میں اعلان کیا ہے۔ کہ وہ مولوی حبیب الرحمن اور دیگر سرکردہ احرار۔ مجلس احرار کو چھوڑ کر کانگرس میں شامل ہو رہے ہیں۔ چوہدری افضل حق نے اس کے خلاف جو اعلان کیا ہے اس کے متعلق مولوی داؤد صاحب نے کہا ہے۔ کہ ایسے لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ دینا چاہیئے۔

ٹوکیو ۴ جنوری۔ جاپان کے وزیر خارجہ نے کیبنٹ کے اجلاس میں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ جاپان کے نئے نظام میں کسی کے حقوق سلب نہیں کئے جائیں گے۔ بلکہ ہر ملک کو مساوی حقوق دیئے جائیں گے اس نظام میں ایشیا کے ممالک جن میں ہندوستان بھی ہے شامل ہوں گے۔

نیویارک ۴ جنوری۔ روم کے باخبر حلقوں کی اطلاع ہے۔ کہ اٹلی میں جرمن ہوائی جہازوں اور ہوا بازوں کی آمد کا اصل مقصد اٹلی کی اس بے چینی کو دبانا اور فرو کرنا ہے۔ جو البانیہ اور شمالی افریقہ میں اطالویوں کی شکستوں کی وجہ سے زور پکڑ رہی ہے۔

جونپور ۳ جنوری۔ مولوی احمد سعید صاحب نائب صدر جمعیۃ العلماء ہند کو ایک ماہ قید محض کی سزا دی گئی ہے۔

قاہرہ ۴ جنوری اطالوی بندرگاہ بارڈیا پر موسم کی خرابی کے باوجود شدید ترین حملہ ہو رہا ہے۔ کئی ہزار ٹن بم گرائے جا چکے ہیں۔ جن سے کئی ذخیروں اور عمارتوں کو آگ لگ گئی۔ اس وقت تک بارڈیا میں پانچ ہزار اطالویوں کو قیدی بنایا جا چکا ہے۔ برطانوی فوجیں ایک مورچہ کو توڑ کر دو میل اندر گھس گئی ہیں۔

الہ آباد ۴ جنوری۔ مولوی ابوالکلام صاحب آزاد صدر آل انڈیا نیشنل کانگرس کو ۳ جنوری الہ آباد میں گرفتار کر لیا گیا۔ ان کی گرفتاری ایک خلاف قانون تقریر کی بناء پر عمل میں آئی ہے۔

پشاور ۳ جنوری صوبہ سرحد کی مجلس احرار نے صوبہ میں سول نافرمانی کا آغاز کیا

احرار کے سالار نے مہابت خاں کی مسجد میں جب جنگ کے خلاف نعرے لگائے تو اعتراض کیا گیا کہ مسجد میں اس قسم کے نعرے نہیں لگانے چاہئیں۔ اس پر ایک دوسرے کو گھونسے رسید کئے گئے۔

انقرہ ۳ جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ فرانس کا وزیر خارجہ ایم لاول پیرس میں جرمنوں کی حفاظت میں ہے۔ کیونکہ ڈر ہے۔ کہ کوئی فرانسیسی اسے قتل نہ کر دے۔

لنڈن ۳ جنوری۔ کل برطانوی ہوائی جہازوں نے جرمن علاقہ کی مشہور بندرگاہ بریمن پر ۲۰ ہزار آگ لگانے والے گولے پھینکے۔ جن سے بہت نقصان ہوا۔

نئی دہلی ۳ جنوری۔ قاہرہ کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب نے سوڈان جا کر محاذ جنگ پر لڑنے والے ہندوستانی دستوں کا معاینہ کیا آپ نے قاہرہ میں ایک ملاقات کے دوران میں ہندوستانی دستوں کے ڈسپلن اور حوصلہ کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔ کہ انہوں مغربی صحرا کی جنگ میں کامیاب حصہ لیا ہے وزیر اعظم پنجاب نے مزید کہا کہ ہندوستانی دستے جنگ کے شعلوں کو وطن کے ساحل سے دور رکھ رہے ہیں۔

لنڈن ۵ جنوری۔ اٹلی کے ہائی کمانڈ نے اسبات کو تسلیم کر لیا ہے کہ باردیا کے کئی مضبوط مورچے ٹوٹ گئے ہیں۔ اور بہت سے اطالوی سپاہی مارے گئے ہیں۔

امرتسر ۴ جنوری۔ مولوی عبدالغفار غزنوی احراری انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۳۸ کے ماتحت گرفتار کر لیا گیا ہے۔

کلکتہ ۵ جنوری۔ کلکتہ میں آج ہندوستانی مزدوروں کا ایک عظیم الشان جلسہ ہوا جس میں ایک لاکھ کے قریب مزدور شامل ہوئے اس میں متفقہ طور پر اعلان کیا گیا۔ کہ جب تک ہٹلر ازم اور فسطائی ازم کی لعنت سے دنیا پاک نہیں ہو جاتی۔ اس وقت تک ہندوستان کے مزدور برطانیہ کو برابر مدد دیتے رہیں گے۔ ایک اور ریزولیوشن میں ہندوستان کے تمام مزدوروں اور لوگوں سے اپیل کی گئی۔ کہ فسطائی ازم۔ اور نازی ازم کو مٹانے کے لئے وہ تن من۔ دھن سے مدد کریں۔ جلسہ میں یورپ کے ان مزدوروں سے بھی ہمدردی ظاہر کی گئی۔ جو اس جنگ میں مصائب و آلام کا شکار ہوئے ہیں۔

دہلی ۵ جنوری۔ گورنمنٹ آف انڈیا کے کامرس ممبر نے آج آل انڈیا ٹریڈ یونین کانگرس کے ایک وفد سے ملاقات کی۔ اور سنٹرل اسمبلی میں مزدوروں کے متعلق جو بل پیش ہونے والا ہے۔ اس کے متعلق دو گھنٹہ تک بات چیت ہوئی۔

دہلی ۵ جنوری۔ صوبہ بہار کے مزدوروں کو سدھارنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی گئی تھی۔ جس نے ایک سفارش یہ کی تھی۔ کہ مزدوروں کو ان کی بیماری کے ایام میں باتنخواہ رخصت دی جایا کرے۔ اب معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت نے بڑے بڑے کارخانہ داروں کے سامنے اس تجویز کو پیش کر دیا ہے۔

نئی دہلی ۵ جنوری نیپال کی دو مہارانیوں نے ایمبولینس کاریں خریدنے کے لئے وائسرائے کے فنڈ میں پانچ پانچ ہزار روپیہ دیا ہے۔

دہلی ۵ جنوری۔ بہار کے جنگی فنڈ میں اس وقت ۹ لاکھ ۵۰ ہزار روپے اکٹھے ہو چکے ہیں۔

لنڈن ۵ جنوری۔ یونانیوں کے اس خبر سے حوصلے بہت بڑھ گئے ہیں۔ کہ یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ کی ریڈ کراس سوسائٹی نے تین لاکھ پونڈ کی کھانے پینے کی چیزیں اور دوائیں یونان بھیجی ہیں۔

لنڈن ۵ جنوری۔ مس اندرا نہرو سوئٹزرلینڈ سے لزبن کے راستے بذریعہ ہوائی جہاز لنڈن پہنچ گئی ہیں۔

لنڈن ۵ جنوری۔ کل رات جرمنوں نے برطانیہ پر کئی جوابی حملے کئے۔ مگر بہت کم نقصان ہوا۔

لنڈن ۵ جنوری معلوم ہوا ہے کہ البانیہ میں اطالوی البا سان کی چھاؤنی کو بچانے کے لئے آخری کوشش کر رہے ہیں۔ اور اس غرض کے لئے انہوں نے بڑھیا قسم کی فوجیں اکٹھی کی ہوئی ہیں۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی